بسم اللہ الرحمن الرحیم

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون ۳۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ ۱۷ امان ۱۳۵۸ ہش ۱۷ مارچ ۱۹۷۹ء | نمبر ۶۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحرِ حکمت کے موتی ‘ جوامع الکلم ‘ جواہر الکلام

جو خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے خدا اُسے کئی گنا زیادہ دیتا ہے

اِس زمانہ میں اسلام کی ترقّی کے لئے اپنے اموال خرچ کرنا ضروری ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ○

(البقرۃ : ۱۹۶)

ترجمہ:۔ اللہ کے راستے میں (مال وجان) خرچ کرو اور اپنے ہی ہاتھوں (اپنے آپ کو) ہلاکت میں مت ڈالو اور احسان سے کام لو اللہ احسان کرنے والوں سے یقیناً محبّت کرتا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ اَنْفَقَ نَفْقَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کُتِبَ لَہٗ سَبْعُمِائَۃِ ضِعْفٍ۔ (ترمذی)

ترجمہ:۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے اس کے بدلہ میں سات سَو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"مَیں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اس وقت تنزّل کی حالت میں ہے۔ بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بیقرار ہو جاتی ہے اور اسلام دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے ... جب یہ حالت ہو گئی ہے تو کیا اب اسلام کی ترقّی کے لئے ہم قدم نہ اُٹھائیں؟ خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے تو اس سلسلہ کو قائم کیا ہے پس اس کی ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے۔ اس لئے اس راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ سمیع و بصیر ہے۔

یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا مَیں اس کو چند گنا برکت دوں گا دُنیا ہی میں اُسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسّر آتا ہے۔ غرض اس وقت مَیں اس امر کی طرف تم سب کو توجّہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۹۳، صفحہ ۲۹۴)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ مارچ ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔ طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے مطلع فرمایا ہے کہ:۔ عزیز ملک مبارک احمد صاحب ابن محترم ملک غلام فرید صاحب مرحوم کی حالت بدستور تشویشناک ہے تمام بھائی بہنیں التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۱۶ مارچ ۔ جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ آج حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ حضور نے خطبہ میں فرمایا کہ کئی سال ہوئے مَیں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت میں جو اخوت اور برادری قائم کی ہے اور جس طرح اسے بُنیان مرصوص بنا دیا ہے اسکے نتیجہ میں ایک ذمہ داری ہر احمدی پر یہ عاید ہوتی ہے کہ وہ اِس امر کا ہمیشہ خیال رکھے کہ اس کے ہمسایہ میں یا اس کے محلہ اور ماحول میں کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو رات کو بھوکا سوئے۔ قرآن کریم نے چونکہ ایک دوسرے کو نیک کاموں کی یاد دہانی کرانے کا حکم دیا ہے اس لئے مَیں ایک دفعہ پھر جماعت کو اِس طرف توجہ دلاتا ہوں۔

حضور نے فرمایا گذشتہ ڈیڑھ دو ماہ میں ہمارے ملک میں اِس قسم کا موسم رہا ہے جو بعض علاقوں میں فصلوں کیلئے بہت نقصان دہ ہے۔ دراصل فصلوں کو اُگانا اور انہیں سرسبز و شاداب کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ اسی کے اِذن سے فصلیں اچھی بھی ہوتی ہیں اور خراب بھی ہوتی ہیں۔ ہماری جماعت چونکہ قبولیتِ دعا پر یقین رکھتی ہے اور اسکی شاہد ہے اِس لئے ہمیں ایک تو یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کی (باقی صفحہ ۳ پر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل ...

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۸ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ

۱۰ امان ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احیاءِ موتیٰ کا ایک اور ایمان افروز نظارہ

ہم قبل ازیں اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر مامور من اللہ کے زمانہ میں یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ کا نظارہ ضرور دکھاتا ہے۔ وہ تمام لوگ جو مامور من اللہ پر ایمان لا کر اور اس کی قوت قدسیہ سے فیضیاب ہو کر اپنی زندگیوں میں ایک عظیم تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ اُس قوم میں ہی سے آتے ہیں جو کالمیّت کا حکم رکھتی ہے۔ ایسی روحانی طور پر مُردہ قوم میں سے بعض لوگوں کی زندگیوں میں روحانی انقلاب کا برپا ہونا اور ان کا ایک نئی زندگی سے ہمکنار ہونا احیاءِ موتیٰ کا معجزہ ہی تو ہوتا ہے۔ اس ضمن میں ہم نے لکھا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں دو ایسے عظیم واقعات رونما ہوئے جو یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ کے معجزہ کے نہایت بالشان ظہور پر دلالت کرتے تھے۔ ان میں سے ایک واقعہ کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں دوسرے واقعہ کا ذکر سطور ذیل میں کیا جاتا ہے۔ جہاں پہلے واقعہ میں فرعون کے بلائے ہوئے بڑے بڑے افسر حضرت موسیٰؑ کے دلائل سے عاجز آ کر علی الاعلان ایمان لے آئے تھے اور انہوں نے فرعون سے صاف کہہ دیا تھا کہ اگر تُو ہمارے ہاتھ پاؤں کاٹ دے اور صلیب پر بھی لٹکا دے تو اس کی ہمیں پرواہ نہیں ہم نے جو صداقت قبول کی ہے اُسے ہم چھوڑ نہیں سکتے۔ ہم خدا تعالیٰ کے فرمانبردار اور اطاعت گزار بن چکے ہیں اور اسی کے حضور میں ہم نے لوٹ کر جانا ہے۔ وہاں دوسرے واقعہ میں خود آلِ فرعون میں سے ایک شخص نے جو خفیہ طور پر حضرت موسیٰؑ پر ایمان لے آیا تھا شروع میں یہ جرأت اور دلیری تو نہیں دکھائی لیکن جب فرعون نے حضرت موسیٰؑ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور اپنی قوم کو بنی اسرائیل کے خلاف اُبھارا تو اُس نے قوم کو مخاطب کر کے ایسی ایمان افروز تقریر کی اور اس قدر مدلّل طور پر فرعون کو اپنے اس ارادہ سے باز رہنے کا مشورہ دیا کہ جس میں جملہ مامورینِ الٰہی کے مخالفوں اور دشمنوں کے لئے ایک بہت ہی قیمتی سبق مضمر تھا۔ اُس نے کہا:۔

أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ وَإِنْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ ۖ وَإِنْ يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ يَا قَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ يَنْصُرُنَا مِنْ بَأْسِ اللَّهِ إِنْ جَاءَنَا ۚ (المومن آیات ۲۹، ۳۰)

ترجمہ: کیا تم ایک آدمی کو صرف اس لئے مارتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے اور وہ تمہارے رب کی طرف سے نشانات بھی لایا ہے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہے تو اس کی کی ہوئی (انذاری) پیشگوئیاں تمہارے متعلق پوری ہو جائیں گی۔ اللہ حد سے بڑھنے والے اور بہت جھوٹ بولنے والے کو کبھی کامیاب نہیں کرتا۔ اے میری قوم آج تمہاری ایسی حکومت ہے کہ تم ملک پر غالب ہو پس بتاؤ کہ اللہ کے عذاب کے مقابلہ میں اگر وہ ہم پر نازل ہو گیا تو ہماری مدد کون کرے گا۔

یہ کیسی سچی اور کھری بات تھی جو آلِ فرعون میں سے اُس شخص نے فرعون کے روبرو پوری قوم کو مخاطب کر کے کہی حقیقت یہی ہے کہ ہر مامور من اللہ کے مخالف اگر اس پر غور کرتے اور اس پر عمل پیرا ہوتے تو وہ ظلم کی راہ اختیار کرنے اور بالآخر خود عذاب الٰہی کا مورد بننے سے بچ جاتے۔ مخالفینِ انبیاء کے لئے ظلم کرنے اور فساد بپا کرنے کا کوئی جواز ہوتا ہی نہیں۔ اس میں کیا شک ہے کہ اگر کوئی مدعیٔ ماموریت اپنے دعوے میں جھوٹا ہے تو دوسروں کو اس کے خلاف اُٹھنے اور ظلم کا طریق اختیار کرنے کی کیا ضرورت ہے جبکہ اس کے جھوٹ کا وبال خود اس پر پڑے گا اور خدا اُسے نہ صرف یہ کہ کامیاب نہیں ہونے دے گا بلکہ کبھی بے سزا نہیں چھوڑے گا۔ بصورتِ دیگر اگر وہ مدعی ماموریت اپنے دعوے میں سچا ہے اور واقعی وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے تو پھر اس کی مخالفت بہت گھاٹے کا سودا ہے اس لئے کہ جو سچے کی مخالفت کرتا اور اس کے درپئے آزار ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لیتا ہے اور باز نہ آنے کی صورت میں ضرور موردِ عذاب بنتا ہے۔ لہٰذا ان لوگوں کی بہتری جو مامور من اللہ پر ایمان نہیں لاتے اسی میں ہوتی ہے کہ وہ مخالفت اور ظلم کی راہ اختیار نہ کریں اور مامور من اللہ اور اس پر ایمان لانے والوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں۔ یہ خدا کا اپنا کام ہے کہ جھوٹے مدعیٔ ماموریت پر گرفت کرے اور وہ ضرور گرفت کرتا ہے اور اگر وہ مدعیٔ ماموریت سچا ہے تو پھر مخالفوں اور ظالموں کا خود خدا کی گرفت میں آنا ضروری ہے۔

فرعون نے خود اپنی ہی قوم کے اُس سعید الفطرت شخص کا نہایت نیک اور صائب مشورہ قبول نہ کیا اور وہ اپنے ارادہ سے باز نہ آیا۔ اس پر اُس شخص نے جو اپنے دل میں حضرت موسیٰؑ پر ایمان لا چکا تھا اور جس نے اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھا ہوا تھا اپنے ایمان لانے کا اعلان کر دیا اُس نے انہیں آنے والے عذابوں سے ڈرایا اور کہا کہ تم نوح کی قوم اور عاد اور ثمود کے ہولناک انجام سے سبق حاصل کرو اور اس بات کو بھی یاد کرو کہ یوسفؑ کے بعد اُس کی قوم نے کہنا شروع کر دیا تھا کہ اس کے بعد اب کوئی رسول مبعوث نہیں ہوگا اور اللہ نے انہیں گمراہ قرار دیا۔ نیز انہیں سمجھایا کہ اے میری قوم میری اتباع کرو میں تمہیں ہدایت کی راہ دکھاؤں گا۔ جب قوم نے اس کی بات نہ مانی اور فرعون اپنی ضد پر قائم رہا تو اُس نے اس بحث کو اِن الفاظ پر ختم کیا:۔

فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ ۚ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝

(المومن آیت ۴۵)

ترجمہ:۔ پس میں جو کچھ تمہیں نصیحت کرتا ہوں اس کو تم جلد ہی یاد کرو گے اور (میں تمہاری دھمکیوں سے ڈرتا نہیں) میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ اللہ یقیناً اپنے بندوں کا نگران ہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ:۔

فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا ۖ وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ ۝ (المومن آیت ۴۶)

ترجمہ:۔ اس پر اللہ نے اُس (مومن شخص) کو ان (یعنی مخالفوں) کی تدبیروں کے بد نتائج سے بچا لیا اور آلِ فرعون کو دردناک عذاب نے چاروں طرف سے گھیر لیا۔

آلِ فرعون جیسی گمراہ اور ظالم قوم میں سے ایسے صاحبِ ایمان کا نکل آنا اور پھر اس کا بڑی بے جگری سے پوری قوم کو حضرت موسیٰؑ اور بنی اسرائیل پر ظلم کرنے سے باز آنے کی تلقین کرنا یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ کے ایک نہایت مہتم بالشان عملی ثبوت کی حیثیت رکھتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ہر مامور کے زمانہ میں پے در پے اس کے مہتم بالشان ثبوت منصۂ شہود پر لا کر اس کی صداقت کو آشکار کر دکھاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مخلوقِ خدا سے شفقت و محبت اور حُسنِ سلوک

مکرم مولوی رفیق احمد صاحب سعید شاہد مربی سلسلہ کوہاٹ

تمام مخلوق اللہ تبارک وتعالےٰ کا کنبہ ہے۔ اس کی نگاہ میں ہر چھوٹا بڑا۔ مرد۔ عورت۔ امیر غریب۔ گورا، کالا، عربی و عجمی سب برابر ہیں۔ اور مخلوقِ خدا میں بہترین شخص وہ ہے جو اللہ تعالےٰ کے کنبہ کے ساتھ احسان کرے اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے۔ ہمارے پیارے آقا و مادا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ (بیہقی)

اللہ تبارک وتعالےٰ نے ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ پیغام دیا۔

"اور تم اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ (نیک) احسان کرو اور (نیز) رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور اسی طرح رشتہ دار ہمسایوں اور بے تعلق ہمسایوں اور پہلو میں بیٹھنے والے لوگوں اور مسافروں اور جن کے تم مالک ہو ان کے ساتھ بھی (احسان کرو) جو متکبر اور اترانے والے ہوں انہیں اللہ تعالےٰ ہرگز پسند نہیں کرتا۔" (النساء آیت ۳۶)

جو لوگ اللہ تعالےٰ کے فرمان کے مطابق اس کی مخلوق کے ساتھ شفقت و محبت رحم اور حسن سلوک سے پیش آتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں سے بہت خوش ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے آقا و مولےٰ فخرِ ولدِ آدم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

الراحمون یرحمھم الرحمٰن ارحموا من فی الارض یرحمکم فی السماء (ابوداؤد۔ ترمذی)

یعنی جو لوگ خدا تعالےٰ کی مخلوق پر رحم اور شفقت کرتے ہیں رحمٰن ان پر رحم و شفقت کرتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو تاکہ آسمان والا تم پر رحم کرے ؎

کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

اسلام مساوات کا حامی ہے۔ اسلام نے باہمی الفت و محبت اور اخوت پر بہت زور دیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں اتفاق و اتحاد بڑھتا ہے اسی پر قوموں کی ترقی کے عروج کا انحصار ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ (بخاری)

کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ دوسرے بھائی کیلئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

یعنی اگر اپنے لئے آرام اور سکھ اور بھلائی چاہتا ہے۔ تو دوسرے کے لئے بھی یہی چاہے۔ اور جب تک ایک مسلمان ہمدردی کے جذبہ کے تحت دوسروں کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ بھی ایسے شخص کی حاجت روائی کرتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"مسلمان آپس میں ایک جسم کے مختلف اعضاء کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان میں کسی عضو کو بھی تکلیف ہوگی تو سب کو تکلیف پہنچنی ضروری ہے۔"

اس لئے ضروری ہے کہ ہر مسلمان اپنے بھائی کے دکھ درد اور ابتلاء اور تکلیف میں برابر شریک ہو۔ اور اس کی ہمدردی اور غمگساری کرے۔ اور آڑے وقت میں اس کی حتی المقدور مدد کرے۔ ہوسکتا ہے کہ کل اسے بھی ایسے دن دیکھنے پڑیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔" (ملفوظات جلد دوم ص ۴۸)

پس ہر مسلمان کو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا چاہئے اور کوئی ایسی ویسی بات نہیں کہنی چاہیئے کہ جس سے دوسروں کو تکلیف پہنچے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ (ترمذی)

(حقیقی) مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

لیکن آج کتنے لوگ ہیں جو حضور کے اس فرمان پر عمل کرتے ہیں۔ ہر آدمی دوسرے کو نیچا دکھانے، نقصان پہنچانے اور دوسروں پر برتری حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے جو کہ گناہ ہے۔ ہر ایک سے عاجزی و انکساری نرمی اور حلیمی سے پیش آنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے عاجزی اور انکساری کی تعلیم دی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے الہاماً فرمایا۔

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں۔"
(تذکرہ طبع دوم ص ۷۰۱)

پس ہر ایک کو عاجزی و انکساری کی راہ کو اختیار کرنا چاہیئے۔ اور اپنے آپ کو محض لاشے سمجھنا چاہیئے اور دوسروں کو کبر و غرور کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہیئے۔ ایسے شخص کو اللہ تعالےٰ بہت پسند کرتا ہے۔ اور ایسا آدمی جس کو حقیر سمجھا جا رہا ہو ہوسکتا ہے وہ خدا کا دوست ہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے دوست مخفی ہوتے ہیں تاکہ کوئی آدمی ان سے تعرض نہ کرسکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"کوئی سچا مومن نہیں ہوسکتا۔ جب تک اس کا دل نرم نہ ہو جب تک وہ اپنے تئیں ہر ایک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے۔ اور غریبوں سے نرم ہو کر جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے۔ اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے۔" (شہادت القرآن)

ایک دوسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

"دیکھو ایک دوسرے کا شکوہ کرنا دل آزاری کرنا اور سخت زبانی کر کے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے۔ اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر غریب بچے۔ جوان، بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں۔ اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں۔ ان کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں۔ گو باپ جدا جدا ہیں۔ مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے۔ اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم ص ۳۴۹)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ (ترمذی)

وہ شخص ہم میں سے (یعنی ہماری جماعت میں سے) نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔ ہمارے بڑوں کی عزت و تکریم نہ کرے نیکی اور بھلائی کا حکم نہ دے اور بدی و برائی سے منع نہ کرے۔

اور یہ حقیقت ہے کہ جو آدمی جوانی میں اپنے بزرگوں کی عزت کرتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالےٰ بڑھاپے میں اس وقت کے نوجوانوں سے اس کی عزت کرائے گا۔ اور ایسے شخص کی لازماً عمر دراز ہوگی۔ تاکہ وہ اپنا بدلہ دنیا میں ہی دیکھ لے۔ ایسے نوجوانوں کے بارے میں

Digitized by Khilafat Library
Rabwah

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے فرمایا

مَا اَکْرَمَ شَابٌّ شَیْخًا
لِسِنِّہٖ اِلَّا قَیَّضَ اللّٰہُ
لَہٗ مَنْ یُکْرِمُہٗ عِنْدَ
سِنِّہٖ (ترمذی)

جس نوجوان نے کسی بوڑھے شخص کی اس کے بڑھاپے کے سبب تعظیم و توقیر کی۔ اللہ تبارک وتعالےٰ اس کے بڑھاپے کے لئے ایسے شخص کو مقرر کرے گا جو اس کی تعظیم و تکریم کرے گا۔

ایسے نوجوانوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے جو بوڑھوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اور ان کی تعظیم وتکریم نہیں کرتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اولاد کی تربیت کی جائے اور ان کو اسلامی تعلیم سے متعارف کرایا جائے اور ان کے سامنے عملی نمونہ پیش کیا جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا
مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ
اَدَبٍ حَسَنٍ (ترمذی، بیہقی)

باپ اپنے بیٹے کو ادب نیک سے بہتر کوئی چیز نہیں دیتا۔

لوگ آج کل اس بات کو چھوڑ کر دنیا کمانے کے چکر میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور ان کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ مرنے سے پہلے اپنے بچوں کے لئے کوٹھیاں بنائیں مربعے خریدیں۔ کارخانے لگائیں۔ یا بچوں کو انجینئر ڈاکٹر وغیرہ بنائیں۔ اور وہ اس فکر سے بے نیاز ہوتے ہیں کہ ان کے بچے نیک ہوں۔ با اخلاق ہوں اور باادب شہری ہوں۔ معاشرہ کے لئے اچھے وجود ثابت ہوں ایسے والدین کو فکر کرنی چاہئے اور احسن رنگ میں اپنی اولاد کی تربیت کرنی چاہئے مخلوق خدا کی شفقت و محبت اور حسن سلوک کے بارے میں ان باتوں کو بھی ملحوظ رکھا جائے کہ کسی کے عیب کو ظاہر نہ کیا جائے نہ ہی کسی کی غیبت کی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْاٰۃُ
اَخِیْہِ فَاِنْ رَاٰی بِہٖ اَذًی
فَلْیُمِطْہُ عَنْہُ

ایک دوسری روایت میں ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ
وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ
یَکُفُّ عَنْہُ ضَیْعَتَہٗ
وَیَحُوْطُہٗ مِنْ وَّرَائِہٖ (ترمذی)

تم میں سے ہر شخص اپنے بھائی کا آئینہ ہے (یعنی دوسرے کے عیب کو آہستگی اور نرمی کے ساتھ ظاہر کرنے والا) آئینہ کے مانند خاموشی سے حسن و قبح کو دکھاتا ہے) اس میں کوئی برائی دیکھے تو اس کو دور کردے

ایک دوسری روایت میں ہے کہ مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے اور مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ چیز جس میں اس کی ہلاکت پوشیدہ ہے۔ اس سے دور اور دفع کرتا ہے۔ اور اس کے حق کو اس کی عدم موجودگی میں بھی محفوظ رکھتا ہے۔

غیبت سے پرہیز

اسی طرح کسی دوسرے بھائی کی غیبت کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اللہ تبارک و تعالےٰ فرماتے ہیں۔

وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا
اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ
یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا
فَکَرِھْتُمُوْہُ وَاتَّقُوا
اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ
رَّحِیْمٌ ۝ (سورۃ الحجرات ع ۲)

اور نہ غیبت کرو ایک دوسرے کی کیا کوئی تم سے پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے ضرور تم کو گھن آتی ہے اس سے پس غیبت سے بچو۔ اللہ تعالےٰ معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے

گویا کسی کی غیبت کرنا اتنا ہی ناپسندیدہ ہے جیسا کہ کسی کا اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا اور کوئی بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ بلکہ ایسا کرنے سے اسے کراہت آتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَرُدُّ عَنْ
عِرْضِ اَخِیْہِ اِلَّا کَانَ
حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَّرُدَّ عَنْہُ
نَارَ جَھَنَّمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ
وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ
الْمُؤْمِنِیْنَ (شرح السنۃ)

کہ جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی آبروریزی سے کسی کو روکے (یعنی غیبت وغیرہ سے) تو اللہ تعالیٰ پر اس کا یہ حق ہے کہ وہ اس کو دوزخ کی آگ سے بچائے یا قیامت کے دن دوزخ کی آگ کو اس سے روکے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی ہم پر مومنوں کی مدد واجب ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض فرماتے ہیں:

"اسلام نے غیبت کی ممانعت کے متعلق جو حکم دیا ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ بسا اوقات انسان دوسرے کے متعلق ایک رائے قائم کرتا ہے اور وہ اس رائے میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتا ہے لیکن درحقیقت اس کی رائے صحیح نہیں ہوتی۔ ہم نے بیسیوں دفعہ دیکھا ہے کہ ایک شخص دوسرے کے متعلق ایک قطعی رائے قائم کر لیتا ہے اور اسے یقین ہوتا ہے کہ میری رائے ہی درست ہے لیکن ہوتی غلط ہے۔ ایسی صورت میں اگر دوسرا شخص سامنے بیٹھا ہوگا اور اس کے متعلق کسی رائے کا اظہار کیا جائیگا تو وہ لازماً اپنی برأت کرے گا اور کہے گا کہ تمہیں میرے متعلق غلط فہمی ہوئی ہے میرے اندر یہ نقص نہیں پایا جاتا۔ پس خواہ کسی کے نزدیک کوئی بات سچی ہو پھر وہ دوسرے شخص کی عدم موجودگی میں بیان کرتا ہو اور وہ بات ایسی ہے جس سے اس کے بھائی کی عزت کی تنقیص ہوتی ہے یا اسکے علم کی تنقیص ہوتی ہے یا اسکے رتبہ کی تنقیص ہوتی ہے تو قرآن کریم کی رو سے وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ کیونکہ اس طرح اس نے اپنے بھائی کو اپنی برأت پیش کرنے کے حق سے محروم کردیا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۱۰۷)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس بات کی نصیحت کرتے رہتے تھے کہ خواہ مخواہ دوسرے کے کاموں پر اعتراض نہ کیا کرو۔ اور ایسے معاملات میں دخل نہ دیا کرو جن کا تمہارے ساتھ تعلق نہیں ہوتا کیونکہ اس طرح فتنہ پیدا ہوتا ہے آپ فرمایا کرتے کہ انسان کے اسلام کا بہترین نمونہ یہ ہے کہ جس معاملہ کا اس سے براہ راست تعلق نہ ہو۔ اس میں خواہ مخواہ دخل اندازی نہ کیا کرے۔ آپ کا یہ خلق ایسا ہے کہ جس کو اختیار کرکے دنیا میں امن قائم کیا جاسکتا ہے۔ ہزاروں ہزار خرابیاں دنیا میں اس وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ لوگ مصیبت زدہ کی مدد کرنے کے لئے تو تیار نہیں ہوتے مگر خواہ مخواہ لوگوں کے معاملات پر اعتراض کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ ان کو اس بدفعلی سے بچنا چاہیئے تھا۔ اور ایک دوسرے کے عیوب کی پردہ پوشی کرنی چاہیئے تھی۔ اور انہیں ایک دوسرے کے سامنے ظاہر نہ کرنا چاہیئے تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق آتا ہے۔ آپ ایک رات کو شہر کا گشت کر رہے تھے۔ ایک گھر سے گانے کی آواز سنی تو آپ چھت پر چڑھ گئے۔ اور دیکھا کہ ایک مرد ایک عورت کے ساتھ شراب پی کر بدمستی میں مبتلا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تو سمجھتا ہے کہ اللہ تبارک تیرے گناہوں کو نہیں دیکھ رہا۔ اس نے کہا اے امیرالمومنین! جلدی نہ کیجئے۔ میں ایک گناہ کر رہا ہوں اور آپ تین گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالےٰ کا حکم ہے کہ کسی کے عیب تلاش نہ کرو۔ اور آپ ڈھونڈھ رہے ہیں۔ خدا کا حکم ہے کہ گھروں کے اندر دروازوں سے داخل ہو لیکن آپ چھت پر چڑھ آئے۔ خدا کا حکم ہے کہ

لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا
غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی
تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا
عَلٰٓی اَھْلِھَا۔ (نور)

یعنی اپنے گھر کے علاوہ کسی دوسرے کے گھر داخل نہ ہو۔ اور داخل ہونے پر اول اہل خانہ کو سلام کرو۔ آپ بلا اجازت آئے اور سلام بھی نہیں کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اگر میں معاف کردوں تو توبہ کرے گا۔ اس نے وعدہ کیا۔ اور توبہ کرلی۔

آج یہ مرض زیادہ ہی بڑھتا جارہا ہے اور آج لوگ ایک دوسرے کے عیوب اور کمزوریوں کو بڑے مزے سے بیان کرتے ہیں۔ جیسا کہ کوئی بڑا کارنامہ سرانجام دے رہے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ نمونہ تھا کہ آپ کی نظر میں اگر کسی کا عیب آجاتا تھا تو آپ اسے چھپاتے تھے۔ اور اگر کوئی اپنا عیب ظاہر کرتا تھا تو آپ اس کو بھی عیب ظاہر کرنے سے منع فرماتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو بندہ کسی دوسرے بندے کا گناہ دنیا میں چھپاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ قیامت کے دن چھپائے گا۔ اسی طرح فرمایا کہ جو شخص دوسروں کے عیبوں کو تلاش کرتا ہے۔ اس کے کانوں میں روز حشر سیسہ پلایا جائے گا (باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابۂ رسولؐ کا جذبۂ فدائیت

مکرم محمود مجیب صاحب اصغر۔ انجینیئر، راولپنڈی

تاریخ اسلام کے صفحات صحابہ کرامؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جذبہ فدائیت کے واقعات سے بھرے پڑے ہیں اور قرآن مجید اور احادیث نبویہؐ بھی ان کے ذکر سے خالی نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل ظلی اور اس کے فرزند عظیم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات بھی اس بارے میں پڑھنے کے لائق ہیں۔ اس مختصر نوٹ میں صرف چند صحابہ کرامؓ کا ایک ایک واقعہ پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) حضرت مالکؓ نامی ایک صحابی جو جنگ اُحد کے پہلے حصہ میں فتح کے بعد پیچھے ہٹ گئے۔ کیونکہ وہ کئی دن کے فاقہ سے تھے۔ انھوں نے کچھ نہیں کھایا تھا۔ چند کھجوریں ان کے پاس تھیں وہ انھیں کھا کر اپنی بھوک کا علاج کرنے لگے۔ انھیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ دشمن نے درّہ میں سے حملہ کر کے مسلمانوں کی فتح کو شکست میں بدل دیا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ افواہ مشہور ہو گئی ہے کہ آپؐ شہید ہو چکے ہیں۔ حضرت عمرؓ فرطِ غم کی وجہ سے ایک پتھر پر بیٹھے بچوں کی طرح رو رہے تھے حضرت مالکؓ نے انہیں روتے ہوئے دیکھ کر کہا۔ "عمر کیا ہوا؟ اسلام کی فتح پر تو تمہیں خوش ہونا چاہیئے نہ کہ رونا چاہیئے۔"

حضرت عمرؓ نے سارا واقعہ بتایا۔ تو حضرت مالکؓ نے کہا کہ "اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو تم یہاں بیٹھے کیوں رو رہے ہو۔ جہاں ہمارا محبوب گیا ہے وہیں ہمیں بھی جانا چاہیئے۔"

یہ کہہ کر انھوں نے آخری کھجور جو ہاتھ میں تھی پھینک دی اور کہا۔ "مالک اور جنت کے درمیان تیرے سوا اور کون سی چیز ہے؟"

اس کے بعد آپ تین ہزار کے لشکر میں گھس گئے۔ حضرت مالکؓ اس بے جگری سے لڑے کہ دشمن حیران ہو گیا۔ آخر زخمی ہو کر گر پڑے اور گر کر بھی دشمن پر حملے کرتے رہے جس کی وجہ سے کفار مکہ نے اس وحشت سے آپؓ پر حملہ کیا کہ جنگ کے بعد آپ کی لاش کے ستر ٹکڑے ملے۔ آپؓ کی لاش پہچانی نہیں جاتی تھی۔ آخر آپؓ کی ایک بہن نے آپؓ کی ایک انگلی سے پہچان کر بتایا کہ یہ میرے بھائی کی لاش ہے۔

(۲) طلحہؓ نامی ایک صحابی بھی جنگ احد میں شریک تھے۔ پہاڑی پر درّہ میں سے جب دشمن نے غافل مسلمان لشکر پر حملہ کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلا دیکھ کر کچھ صحابہؓ جن کی تعداد بیس تھی آپؐ کے گرد جمع ہو گئے۔ کفار کو رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی کا علم ہوا تو انھوں نے شدت کے ساتھ اس مقام پر حملہ کیا۔ یکے بعد دیگرے صحابہؓ آپؐ کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہونے لگے۔ شمشیر زنوں کے علاوہ تیرانداز ٹیلوں پر کھڑے ہو کر بے تحاشہ تیر چلا رہے تھے حضرت طلحہؓ نے یہ دیکھتے ہوئے کہ دشمن سب تیر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پھینک رہا ہے۔ اپنا ہاتھ آپؐ کے منہ کے آگے کھڑا کر دیا۔ تیر کے بعد تیر جو نشانہ پر گرتا تھا وہ حضرت طلحہؓ کے ہاتھ پر گرتا تھا۔ مگر آپ اپنے ہاتھ کو حرکت نہیں دیتے تھے۔ اس طرح زخموں کی شدت کی وجہ سے آپ کا ہاتھ چھلنی ہو گیا۔

جنگ کے بعد کسی شخص نے آپؓ سے پوچھا۔ کہ جب تیر آپ کے ہاتھ پر لگتے تھے تو کیا آپ کو درد نہیں ہوتا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ درد بھی ہوتی تھی اور اُف بھی نکلنا چاہتی تھی لیکن میں اُف کرتا نہیں تھا۔ تا ایسا نہ ہو کہ میرا ہاتھ ہل جائے اور تیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ پر آ گرے۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت سے متعلق افواہ مدینہ پہنچی تو انصار عورتیں اور بچے احد کی طرف لپکے۔ راستہ میں آپ کی خیریت کی خبر ملی تو اکثر ان میں سے رک گئے لیکن بنو دینار کی ایک عورت دیوانہ وار آگے بڑھتے ہوئے احد تک جا پہنچی۔ جب وہ احد کی طرف دوڑی جا رہی تھی تو کسی نے اسے یہ خبر دی کہ تمہارا باپ مارا گیا۔ تو اس نے کہا تم مجھے یہ بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ خبر دینے والے نے اسے بار بار اس کے بھائی اور بیٹے کی شہادت کی خبر دی۔ لیکن وہ یہی کہتی چلی جاتی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ جب لوگوں نے یہ دیکھا کہ اسے اپنے بھائی، باپ اور بیٹے کی شہادت کی کوئی پرواہ نہیں ہے تو انھوں نے کہا۔

"رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔"

یہ خبر سن کر اس نے کہا۔ "اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں تو کوئی مرے یا جیئے مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔"

(۴) اس قسم کی فدائیت کی ایک اور مثال بھی تاریخوں میں ملتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم احد سے واپس آتے ہوئے مدینہ کے قریب آئے تو ایک بڑھیا جس کی نظر کمزور ہو چکی تھی آپؐ کے قریب آئی۔ اس کا لڑکا عمروؓ بن معاذ جنگ احد میں شہید ہو گیا تھا۔ اور دوسرا لڑکا سعدؓ بن معاذ آپؐ کی اونٹنی کی باگ پکڑے ہوئے تھا۔ سعدؓ بن معاذ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! یہ میری ماں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"مجھے تمہارے بیٹے کی شہادت پر تم سے ہمدردی ہے۔"

اس پر اس نیک عورت نے کہا۔

"یا رسول اللہ! جب میں نے آپؐ کو سلامت دیکھ لیا تو سمجھو میں نے مصیبت کو بھون کر کھا لیا۔"

(۵) ہجرت کے چوتھے سال عضل اور قارہ قبائل دس صحابہؓ کو دھوکہ سے اپنے پاس لے گئے۔ جب یہ لوگ خود ان کے علاقہ میں پہنچے تو ایک سوچی سمجھی سازش کے ماتحت بنو لحیان کے دو سو مسلح لوگوں نے انھیں گھیر لیا۔ لڑائی ہوئی جس کے نتیجہ میں سات صحابہؓ شہید ہو گئے۔ باقی تین کو کفار نے وعدہ دیا کہ ہم تمہاری جان بخش دیں گے بشرطیکہ تم ٹیلے سے نیچے اتر آؤ۔ لیکن جب وہ نیچے آئے تو کفار نے انھیں اپنی کمانوں کی تندیوں سے جکڑ کر باندھ دیا۔ جب انھوں نے ساتھ جانے سے انکار کیا تو انھیں گھسیٹنا شروع کر دیا۔ ایک صحابی شہید ہو گئے اور دو کو وہ اپنے ساتھ لے جانے میں کامیاب ہو گئے۔ ان میں سے ایک کا نام زیدؓ اور دوسرے کا نام خبیبؓ تھا۔ دشمن جب خبیبؓ کو قتل کرنے کے لئے میدان میں لے گئے تو انھوں نے اجازت لے کر دو رکعت نماز پڑھی اور پھر آرام سے اپنا سر قاتل کے سامنے رکھ دیا اور عربی کے دو شعر پڑھے۔ جن کا مفہوم یہ تھا کہ:۔

"جبکہ میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے پرواہ نہیں ہے کہ میں کس پہلو پر قتل ہو کر گروں۔ یہ سب کچھ خدا کے لئے ہے اور اگر میرا خدا چاہے گا تو میرے جسم کے پارہ پارہ ٹکڑوں پر برکات نازل فرمائے گا۔"

حضرت خبیبؓ نے ابھی یہ شعر ختم نہیں کئے تھے کہ جلاد کی تلوار ان کی گردن پر پڑی اور ان کا سر خاک پر آ گرا۔

دوسرے صحابی حضرت زیدؓ کو جب قتل کے لئے میدان میں لے گئے تو تماشہ دیکھنے والوں میں ابو سفیان بھی تھا وہ زیدؓ کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا کیا تم پسند نہیں کرتے کہ محمد تمہاری جگہ پر ہو اور تم اپنے گھر میں آرام سے بیٹھو؟ زیدؓ نے بڑے غصہ سے جواب دیا کہ ابو سفیان تم کیا کہتے ہو۔ خدا کی قسم میرے لئے مرنا اس سے بہتر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کو مدینہ کی گلیوں میں ایک کانٹا بھی چبھ جائے۔ اس فدائیت سے ابو سفیان بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی شیخ غلام رسول صاحب شاد فالج کے حملے سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب سے صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(شیخ ممتاز رسول ۱۲/۱۲ دارالعلوم غربی ربوہ)

قائدین اضلاع جملہ مجالس کی سالانہ تربیتی کلاس میں نمائندگی کیلئے خصوصی کوشش فرمائیں!

مہتمم تربیت
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز کی اہمیت

ع "تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا — کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا"

مکرم مولانا سید احمد علی صاحب فاضل قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ

(۱) قرآن کریم نے آیت "اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ" (روم ع ۴) میں نماز کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ نمازیں قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ بنو۔

(۲) دوزخ میں جانے والے اپنا سب سے بڑا جرم یہ تسلیم کریں گے:۔ "لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ" (مدثر ع ۲) کہ ہم نماز کے پابند نہ تھے۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ بنائے اسلام میں سے ایک بنیادی امر "تقیم الصلوٰۃ" (مشکوٰۃ ص۱۲) یعنی نماز کی ادائیگی قرار دیا ہے اور فرمایا ہے:۔

(۴) "مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ جِهَارًا" (جامع الصغیر ۲ ص۳۸ و کنوز الحقائق ۲ ص۱۲) کہ جو عمداً تارک نماز ہوا اس نے برملا اظہار کفر کیا اور فرمایا:۔

(۵) "بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ" (مشکوٰۃ ص۵۸) کہ عابد اور کافر میں فرق ترک نماز کا ہے۔

(۶) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے" (کشتی نوح)

(۷) "جو مسلمان ہو کر نماز ادا نہیں کرتا وہ بے ایمان ہے" (ملفوظات جلد ۵ ص۱۷۹)

(۸) "نماز بڑی ضروری چیز ہے اور مومن کا معراج ہے خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔" (ملفوظات جلد ۳ ص۲۴۷)

(۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:۔ "مروا اولادکم بالصلوٰۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر سنین وفرقوا بینھم فی المضاجع۔" (ابوداؤد بحوالہ مشکوٰۃ ص۵۸)

یعنی اپنی اولاد کو نماز کی تاکید کرو جبکہ وہ سات برس کے ہوں اور تادیب و تہذیب اور تنبیہ سے کام لو۔ اگر وہ دس سال کے ہو کر بھی نماز نہ پڑھیں تو انہیں مار کر نماز پڑھواؤ۔ اور دس برس کی عمر میں ان کو الگ الگ بستر میں سلاؤ۔

(۱۰) اللہ تعالیٰ نے تاکید کی ارشاد فرمایا ہے:۔ "وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا" (طٰہٰ ع ۸) کہ تو اپنے اہل و عیال کو نماز کی تاکید کرتا رہ اور خود بھی اس پر قائم رہ۔

ان ارشادات عالیہ کے پیش نظر تمام احباب جماعت سے عموماً اور انصار اللہ کے اراکین سے خصوصاً التماس ہے کہ وہ اپنے اپنے ہاں سات سال سے زائد عمر کے تمام بچوں اور بڑوں کو نماز کا پابند بنائیں اور قیادت تربیت کی ماہانہ رپورٹ میں اطلاع دیتے رہیں کہ اس ماہ کتنے سست افراد کو چست بنایا گیا۔ اس طرح تدریجی طور پر کام کر کے تمام افراد کو نماز کا پابند بنانے کی کوشش کی جائے۔

خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین!

○

سالانہ مرکزی امتحانات

امسال خدا کے فضل و کرم سے خدام الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات یکم جون کو ہو رہے ہیں۔ خدام سے التماس ہے کہ وہ اس کے لئے پوری تیاری کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

○

سالانہ اجتماع کے بعد سو فیصد بجٹ ادا کرنے والی مجالس۔

مندرجہ ذیل مجالس انصار اللہ نے اپنے ۱۹۷۸ء کے بجٹ گزشتہ سالانہ اجتماع کے بعد سو فیصد ادا کر دیئے ہیں۔ ان کی فہرست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بغرض دعا پیش کی گئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد ملاحظہ اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ احسن جزاء دے"

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور بیش از پیش خدمت دین کی توفیق بخشے آمین!

فہرست درج ذیل ہے:۔

- **ضلع فیصل آباد:** گوجرہ - ۳۰۳/ج ب ، ۳۶۷/ج ب جلیانوالہ ، ۵۵۹/گ ب احمد آباد - ۲۲۰/ر ب لالیانوالہ - تاندلیانوالہ - ۱۲۱/ج ب حسن پور ، ۸۴/ر ب ، ۲۷۵/ر ب - ۹۶/ر ب - چھامرہ ، ۳۶/گ ب - ۶۴۴/گ ب ، ۶۴۶/گ ب
- **ضلع شیخوپورہ:** آنبہ ، ۱۷۷ چھور - منڈی مریدکے ، سانگلہ ہل - بڑا کے کلسیاں - ۳/۵۳ - ۴/ر ب ساہووالہ - گھرپالی کلاں۔
- **ضلع سیالکوٹ:** ڈسکہ - عزیز پور ڈگری - دلیوکے - سیالکوٹ چھاؤنی - بھاگووال - گھنڈال - بین باجوہ - کالیکی ناگرے - لنگے - گھنوکے ججہ - مالوکے بھگت - کوردوال - ککو گکھڑوالی - مانگا - چانگریاں۔
- **ضلع گوجرانوالہ:** تلونڈی راہوالی - تلونڈی موسیٰ خان - گرمولہ ورکاں - نوشہرہ ورکاں - ساہوکے - کوٹ مرزا خان - چک پٹھان۔
- **ضلع سرگودھا:** ۳۵ شمالی - ۳۳ جنوبی - چاہ مسروانوالا ، ساہی وال - ۹۹ شمالی - جوہر آباد۔
- **ضلع گجرات:** گجرات شہر - منڈی بہاؤالدین - کھوکھر غربی - چک سکندر - دھوریہ - نتھال - کھاریاں - ترکھا ، سماعیلہ - بوڑانوالہ - چک ۹ کرم بخش پورہ - جسوکی - تیگہ ۱۵ - اسلام آباد۔
- **ضلع لاہور:** اسلامیہ پارک لاہور - مغلپورہ ، شاہدرہ فیکٹری ایریا - ہنجروال۔
- **ضلع قصور:** قصور شہر
- **ضلع راولپنڈی:** چنگا بنگیال - ٹیکسلا - واہ کینٹ - چونترہ۔
- **ضلع ملتان:** پیراں غائب ، خانیوال - لودھراں ، ۱۰-R/۱۷ - چاہ بھاگووال۔ ۱۰-R/۲۰ ، ۱۷ W.B/۳۹۰
- **ضلع ساہیوال:** ۱۱-L/۳۰ - تیلوہ - ۶-L/۵۵ محمود پور ، منڈی ہیرا سنگھ - اوکاڑہ چھاؤنی
- **ضلع وہاڑی:** E.B/۱۹۰ - E.B/۵۸۹
- **ضلع جھنگ:** کھچھی سسر ، چک ۵/ملا ۳ - ربوہ۔
- **ضلع ڈیرہ غازی خان:** شادن لنڈ - راجن پور ، چاہ ۵ ، اسمٰعیل والا ، بستی سہرانی - بستی احمد پور - بشیر آباد۔
- **ضلع بہاولنگر:** بہاولنگر شہر - ۷-R/۱۲۶ ، ۱۶۸ مراد ، ۲۰۶ مراد ، ۶-R/۹۳ - ۶-R/۱۰۳ ، ۱۳-R/۳۰ - ۹-R/۲۲۳ ، ۹ فورڈواہ - ۱۱-R/۳۲۷ - ۱۶۹ مراد - ۱۸۱ مراد ، ۱-R/۱۲ ، ۶-R/۱۰۲ - ۱۱-R/۲۷۵ ،
- **صوبہ سرحد:** پشاور شہر - نوشہرہ چھاؤنی - مردان شہر - کوہاٹ شہر
- **آزاد کشمیر:** مظفر آباد - دنیال نگیال۔
- **ضلع حیدرآباد:** کوٹ احمدیہ ، نواز آباد - ٹنڈو محمد خان - ظفر آباد لوہکا۔
- **ضلع نواب شاہ:** مورو - بھریا روڈ - گوٹھ شیر محمد۔
- **ضلع تھرپارکر:** نصرت آباد - ناصر آباد - لطیف نگر - طارق آباد - مصطفیٰ فارم گوٹھ شریف آباد - محمود آباد۔
- **ضلع رحیم یار خان:** چک ۲۵/پی
- **ضلع خیرپور میرس:** گوٹھ تھیم خان۔
- **ضلع جیکب آباد:** جیکب آباد شہر۔
- **ضلع دادو:** جوہی
- **ضلع مظفر گڑھ:** T.D.A/۳۲۷
- **ضلع جہلم:** چکوال۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

○

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۹۷۹

میں مسز یونگ طاہرہ بنت بی (BEA) صاحب مرحوم پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۷ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱- ایک عدد مکان مالیتی ۶۰,۰۰,۰۰۰/- روپے انڈونیشین

۲- حق مہر وصول شدہ ۷,۰۰۰/- " "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰,۰۰۰/- روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ- مسز یونگ طاہرہ- جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد- محمد عارف جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد- عبدالرحیم فنی- جکارتہ- انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۳۹۸۰

میں ڈی- آر- ایس نعیم احمد ولد گو احمدی صاحب پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت ۱۹۶۳ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- ایک عدد ٹیلیویژن ۶۰,۰۰۰/- روپے انڈونیشین

۲- " " ریڈیو ۳۵,۰۰۰/- " "

۳- فرنیچر ۳۰,۰۰۰/- " "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰,۰۰۰/- روپے انڈونیشین ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد ڈی- آر- ایس نعیم احمد جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد- حمید احمد سکارجو- جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد- احمد لسبار- جکارتہ- انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۳۹۸۱

میں سوطان یعقوب ولد سوطان ادروس صاحب مرحوم پیشہ تجارت عمر ۴۷ سال بیعت ۱۹۳۷ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۰,۰۰۰/- روپیہ انڈونیشین ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد- سوطان یعقوب- جکارتہ- انڈونیشیا

گواہ شد- محمد عارف جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد- عبدالرحیم فنی- جکارتہ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۳۹۸۳

میں MRS. FATIMAH D/O E ARGADIRAKSA عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱- ایک چاول کا کھیت ۱۷۵,۰۰۰/- روپے انڈونیشین

۲- " " " " ۹۳۷,۵۰۰/- " "

۳- ایک عدد مکان ۵۰,۰۰,۰۰۰/- روپے انڈونیشین

۴- ایک عدد پلاٹ ۲۵,۰۰,۰۰۰/- " "

۵- " " " ۳۲,۵۰,۰۰۰/- " "

۶- ایک عدد باغ ۳۲,۰۰,۰۰۰/- " "

۷- زیور طلائی ۵۶۳,۰۰۰/- " "

۸- حق مہر وصول شدہ ۱۰,۰۰۰/- " "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰,۰۰۰/- روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ- مسز فاطمہ- جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد- اے- ایف سوسیلو- جکارتہ- انڈونیشیا

گواہ شد- ارفی آرگاڈیرکسا- جکارتہ- انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۳۹۸۴

میں عبداللہ فجر سوسیلو ولد سودہیات صاحب پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال بیعت ۱۹۴۹ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۴۲۵۰۰/- روپیہ انڈونیشین ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد- عبداللہ فجر سوسیلو جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد- اڈونگ عباس- جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد- حامد احمد سکارجو- جکارتہ انڈونیشیا۔

درخواست ہائے دعا

۱- جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۱۹- ر- ب گنڈا سنگھ والا کے ایک مخلص احمدی دوست مکرم شیخ سعید احمد صاحب اوورسیئر کی اہلیہ صاحبہ پتے میں درد کی وجہ سے نور ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔ تاحال افاقہ نہیں۔ مخلصین جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نظام الدین مہمان مربی سلسلہ احمدیہ چک نمبر ۲۱۹- ر- ب)

۲- میرے والد صاحب کا ۹ مارچ کو سول ہسپتال فیصل آباد میں آنکھوں کا اپریشن ہوا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا ہے۔ ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ اور کامل نورِ نظر کی عطایابی کے لئے دعا فرما دیں۔

نیز خاکسار کے برادر اکبر کئی دنوں سے معدہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ انکی مکمل شفایابی کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (منیر احمد عابد شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ ماہ مارچ ۱۹۷۹ء

خریداران و ایجنٹ صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ مارچ ۱۹۷۹ء مورخہ ۹ مارچ کو سپرد ڈاک کیا گیا ہے۔ جن خریداران کو ۱۷ مارچ ۱۹۷۹ء تک پرچہ نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوالیں۔

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ ۲۲ کو بچہ بیٹا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر دے۔ نیک و صالح اور خادم دین بنائے۔ نیز والدین کے لئے قرۃ العین ثابت فرمائے۔ آمین ثم آمین

(ڈاکٹر نصیر احمد شاد ربوہ- معلم وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

برائے

امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ

تمام موصیات کی وصایا پر نظر ثانی ہو رہی ہے براہِ کرم اپنے اپنے سیکرٹریان وصایا (صدر صاحبان مجالس موصیان) کے ذریعہ فوری طور پر اپنی جماعت کی ہر موصیہ کی زوجیت و وصیت نمبر لکھ کر اِس امر سے مطلع فرماویں کہ ان کے خاوند موصی ہیں یا کہ نہیں؟ اور بیوگان کے متعلق یہ کہ ان کے خاوند موصی تھے یا کہ نہیں؟ اگر ان کے خاوند موصی ہیں یا تھے تو ان کے نام مع ولدیت اور ان کا وصیت نمبر (یعنی خاوندوں کا وصیت نمبر) سے دفتر وصیت کو فوری طور پر ایک مجموعی فہرست بنا کر مطلع فرماویں۔ اگر خاوند موصی نہ ہوں تو اس کا اندراج ہونا چاہیئے۔ اِس فہرست میں موصیہ کے نام کے آگے اس کا اپنا وصیت نمبر بھی ضرور لکھا جائے۔

براہِ کرم اِس کام کی طرف فوری توجہ فرماویں اور تاخیر نہ کریں۔

تمام موصیات بھی یاد رکھیں کہ اگر جماعت کے سیکرٹری وصایا ان تک فوری طور پر نہ بھی پہنچیں تو وہ خود اپنے خاوندوں کے نام اور ولدیت اور ان کا وصیت نمبر لکھ کر دفتر کو مطلع کریں۔ اگر وہ موصی نہیں تھے تو اِس امر کی اطلاع دیں۔ نظامِ جماعت کے علاوہ یہ اطلاع دینا ہر موصیہ کی ذمہ داری بھی ہے۔ عدم تعمیل کی صورت میں ہر موصیہ یا اس کے ورثاء ذمہ دار قرار پائیں گے۔ ان پڑھ موصیات کے بارہ میں ان کے لواحقین یہ اطلاعیں بہم پہنچائیں۔ ہر موصیہ کے نام کے ساتھ اس کا اپنا وصیت نمبر ضرور درج ہونا چاہیئے۔ تاکید ہے۔

(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

فصلوں کو اتنا اچھا کر دے کہ ان سے پاکستان کی ساری ضرورتیں پوری ہو جائیں اور اسے دوسروں کے سامنے مدد کے لئے ہاتھ نہ پھیلانے پڑیں اور دوسرے اگر کسی جگہ اجناس کی کمی محسوس ہو تو کسی جگہ بھی کوئی ایسا احمدی نہ ہو جو بھوک کی تکلیف میں مبتلا ہو۔

حضور نے فرمایا میں نے جو یہ تحریک کی تھی کہ کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو رات کو بھوکا سوئے اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں صرف احمدیوں کی مدد کی تحریک کر رہا ہوں حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی ایسا فرد نہیں ہونا چاہیئے جو اپنے آپ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتا ہو اور وہ رات کو بھوکا سوئے لیکن چونکہ بعض اوقات ہماری طرف سے دوسروں کی مدد کرنے کو بھی بعض لوگ فتنہ و فساد کا بہانہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فتنہ و فساد کو پسند نہیں کرتا اس لئے میں نے احمدیوں کا ذکر کیا ہے ورنہ اگر فساد کا اندیشہ نہ ہو تو ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ ملک کے ہر فرد کی اور بالخصوص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہر شخص کی مدد کرے۔

حضور نے فرمایا اسلام کی تعلیم نہایت حسین تعلیم ہے وہ زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے۔ قرآن کریم نے جو یہ فرمایا کہ زمین و آسمان کی ہر چیز کو انسان کے لئے مسخر کیا گیا اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ہمیں ہر چیز سے جہاں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ کوئی چیز ضائع نہ ہونے پائے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک لقمہ بھی ضائع نہیں ہونا چاہیئے اور یہ بھی ہدایت دی کہ کچھ بھوک چھوڑ کر کھانا چھوڑ دینا چاہیئے۔ اگر ہم حضورؐ کی ان دونوں ہدایتوں پر عمل کریں تو ہمارے روزمرّہ کے کھانے سے ہی بہت سے دیگر لوگوں کا پیٹ پالا جا سکتا ہے اور چار کس کا کھانا آٹھ کس کے لئے بھی کافی ہو سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا محض تدبیر پر بھروسہ کرنا شرک ہے توکّل کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ تمام ممکن تدابیر اختیار کرکے پھر عاجزانہ دعاؤں سے خدا کے فضل کو جذب کرنے کی کوشش کی جائے اور اس کے بندوں کے دکھوں کو دور کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ہر قسم کی تکلیفوں اور دکھوں سے محفوظ رکھے۔ پس ہر احمدی کا یہ عزم ہونا چاہیئے کہ اس کے ماحول میں کوئی بھوکا نہ رہے۔ ایک مومن کے لئے اپنا پیٹ بھرنے کی بجائے دوسروں کا پیٹ بھرنا زیادہ خوشی کا موجب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کو سمجھنے اور پھر اس پر حقیقی معنوں میں عمل کرنے کی توفیق بخشے اور ہر احمدی میں یہ احساس ہمیشہ بیدار رہے کہ میں اس جماعت کا ایک فرد ہوں جس کی ساری جماعت خبرگیری اور نگہداشت کرنے والی ہے۔

محترم شیر احمد خان صاحب درویش قادیان وفات پا گئے

إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع دی ہے کہ محترم شیر احمد خان صاحب درویش (ابن محترم خان میر خان صاحب مرحوم باڈی گارڈ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مورخہ ۶ مارچ ۱۹۷۹ء کو بعمر ۵۲ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کو ابتداءً یرقان کی تکلیف تھی۔ بعد میں ماہر ڈاکٹروں نے خون کا کینسر تشخیص کیا۔ لوکل طور پر اور پھر امرتسر کے ہسپتال میں ہر ممکن علاج معالجہ کیا گیا مگر ظاہری سب تدابیر بیکار ثابت ہوئیں۔ وقتِ مقدّر آ پہنچا تھا۔ مرحوم ۳۲ سال کا طویل درویشی کا زمانہ اخلاص و وفاشعاری کے ساتھ گذارنے کے بعد اپنے آقائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ دو لڑکے اور دو لڑکیاں یادگار چھوڑیں جو کہ سب غیر شادی شدہ ہیں۔

خان صاحب مرحوم اُن پرانے درویشوں میں سے تھے جنہوں نے ابتدائی مصائب و آلام کا وقت صبر و استقلال اور جوانمردی کے ساتھ گذارا۔ چہرہ پر ہمیشہ مسکراہٹ رہی۔ [illegible] یہ سعادت سمجھتے۔ اپنی مشکلات کا کبھی کسی پر اظہار نہ ہونے دیتے۔

جو کام ان کے سپرد ہوا اسے پوری ذمہ داری اور خوش دلی کے ساتھ سرانجام دیا۔ زائد وقت میں یا سلسلہ کی تقریبات پر چائے وغیرہ کی دکان بھی کر لیا کرتے تھے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے اہل و عیال کا خود کفیل ہو۔

(ناظر خدمت درویشان)

جماعتیں لازمی چندہ جات اور ان کے بقایا جات کی ادائیگی کا جلد اہتمام فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے مالی سال کے ختم ہونے میں قلیل مدت باقی ہے احباب اپنے لازمی چندہ جات اور بقایا جات کی جلد از جلد ادائیگی کا اہتمام کر کے ممنون فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب دوستوں کی قربانیوں کو شرفِ قبولیت بخشے اور غلبۂ اسلام کے مبارک دن کو قریب تر لانے کی سعادت میں شریک ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بھائی ڈاکٹر محمود احمد خواجہ کو ۵ رفروری ۱۹۷۹ء کو بچی عطا فرمائی جس کا نام مریم تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم خواجہ محمد شریف صاحب مرحوم آف پشاور کی پوتی اور مکرم اکرام اللہ صاحب آف ملتان کی نواسی ہے۔ تمام بھائی بہنوں کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، اقبال مند اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

لطیف احمد خواجہ
ابن خواجہ محمد شریف صاحب مرحوم پشاور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴